سوال

(184) اللہ کی اور رسول کی بات کو چھوڑ کر غیر اللہ کی بات ماننا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اللہ کی اور رسول کی بات کو چھوڑ کر غیر اللہ کی اور غیر رسول کی بات ماننا کفر اور شرک ہے یا نہیں۔ غیر نبی کی تقلید کرنے والے کو آپ ﷺ کی شفاعت ہونے کی کسی دلیل سے ثبوت ہے۔ جب بدعتی کو حوض کوثر سے آپ ﷺ ہانک دیں گے۔ تو پھر ان کی شفاعت کیسی؟ مقلد دین کے اندر بدعتی ہے یا مشرک؟ رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہوئے غیر نبی کی تقلید کرنے والا کیا مسلمان ہوسکتا ہے۔ (خریدار نمبر 10690)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

قرآن شریف میں مومن کی علامت یہ بتائی گئی ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ ۗ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا ٣٦ سورة الأحزاب

''کسی ایماندار مرد یا عورت کو جائز نہیں کے اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے بعد ان کو کوئی اختیار ہو۔'' اس آیت نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ کی بات کو چھوڑ کر غیر خدا کی بات ماننی ایمان کے خلاف ہے۔ اسی میں سب کچھ آگیا۔

تشریح

حضرت مولانا اسماعیل شہید اپنی کتاب تنویر العینین میں فرماتے ہیں۔

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّن دُونِ اللَّهِ ٣١ سورة التوبة

''کاش میری سمجھ میں یہ بات آجاتی۔ کہ نبی کریم ﷺ کی صاف صریح روایات کے مقابلے میں کسی شخص کی معین تقلید کیسے جائز ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہ رویات صراحت کے ساتھ مقلد امام کے قول کے خلاف آرہی ہیں۔ ایسی حالت میں امام کے قول کو نہ چھوڑنا اور احادیث صحیحہ صریحہ کو رد کر دینا اس میں ضرور شرک کی بو آتی ہے۔ جیسا کہ عدہ بن حاتم نے کہا تھا۔ یا رسول اللہ علماء۔ درویشوں۔ کو رب بنانے کا مطلب کیا ہے۔ (کہ ہم نے ان کو کبھی رب نہیں بنایا) تو آپ نے فرمایا تھا کہ رب بنانے سے مراد یہ ہے کہ جس حلال کو ان لوگوں

نے حرام کردیا۔ اس کو تم نے حرام ہی جان لیا۔ اور جس حرام کو حلال کردیا۔ اس کو تم بھی حلال ہی جاننے لگے۔ اور درویشوں اور علماء کا یہی رب یہی ٹھیرانا ہے۔ اعاذنا اللہ منہ (راز)

دیگر

عمل تقلیدی کسی ایک حجت شرعیہ میں سے نہیں ہے۔ یعنی عمل بقول اس شخص کے کرنا کہ جس کا قول بلا دلیل شرعی کے حجت نہ ہو اس کو عمل تقلیدی کہتے ہیں۔ اور تقلید کی تعریف یہ ہے۔

التقليد العمل بقول الغير ن غير حجة معلق بالعمل والمراد بالحجة حجة من الحجج الاربع كذا فى كتب الاصول الحنفية وغيرها كما لا يخفى على الماهر بالاصول

پس تقلید کی تعریف سے حسب اصطلاح مقلدین کی واضح ہوا کہ عمل تقلیدی دلائل اربعہ کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ واجماع صحابہ رضوان اللہ عنہم اجمعین ومجتہدین اور قیاس صحیح متجہد مسلم الاجتہاد سے خارج ہے۔ اور یہ عمل تکلیفی شرعی اصلاً نہیں اور جو عمل بلا ادلہ اربعہ ک پایا جاوے وہ عمل تلیفی شرعی نہیں۔ وہ شرعا مردود اور باطل ہے۔ پس عمل تقلیدی بھی مردود اور باطل ہوا الحمد للہ کے بے اصل شرعی ہونا تقللید کا بموجب اصلطلاح مقلدین کے ثابت ہوا اور یہ مقلدین پر سخت حجت ہے۔ (العاجز محمد نزیر حسین عافاہ اللہ فی الدارین فتاویٰ نزیریہ جلد1ص100)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص371

محدث فتویٰ